اپنے ایمان کی حفاظت کیجئے

حکیم الامت مجدد الملت حضرت مولانا شاہ اشرف علی تھانوی قدس سرہ

عنوانات و حواشی:- مولانا خلیل احمد تھانوی استاد جامعہ دارالعلوم الاسلامیہ لاہور

ناشر:

الاختر ٹرسٹ انٹرنیشنل

کراچی ٥ لاہور ٥ اسلام آباد ٥ پشاور ٥ بہاولنگر

الاختر ٹرسٹ انٹرنیشنل

لاہور آفس : یادگار خانقاہ امدادیہ اشرفیہ

پوسٹ بکس نمبر 2074 لاہور پوسٹ کوڈ نمبر 54000 ☎ 6370371 - 042-6373310

فہرست

۱	عقیدہ کی اہمیّت	۵
۲	اللہ تعالیٰ سے متعلق عقائد	۹
۳	تقدیر کے متعلق عقائد	۱۲
۴	پیغمبروں سے متعلق عقائد	۱۲
۵	روضۂ اقدس کے متعلق عقائد	۱۵
۶	انبیاء کے توسط سے دُعا	۱۵
۷	دُرود و سلام کے متعلق عقائد	۱۶
۸	حیاتُ النّبی صلی اللہ علیہ وسلّم سے متعلق عقائد	۱۷
۹	نبوّت و ختمِ نبوّت کے متعلق عقائد	۱۹
۱۰	مدعیانِ نبوّت و منکرینِ نبوّت کے متعلق عقائد	۱۹
۱۱	عقائد بابت علم نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم	۲۰

۱۲ ـ ذکرِ نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم کے متعلق عقائد ـــــ ۲۱
۱۳ ـ عقائد بابت نیند و خوابِ نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم ـــــ ۲۱
۱۴ ـ آئمہ اور اولیاء کی بابت عقائد ـــــ ۲۲
۱۵ ـ فرشتوں اور جِنّوں سے متعلق عقائد ـــــ ۲۴
۱۶ ـ اولیاء اللہ سے متعلق عقائد ـــــ ۲۴
۱۷ ـ آسمانی کتابوں سے متعلق عقائد ـــــ ۲۶
۱۸ ـ صحابہ رضی اللہ عنہم سے متعلق عقائد ـــــ ۲۷
۱۹ ـ قرآن و حدیث کے مستنبط احکام سے متعلق عقائد ـــــ ۲۸
۲۰ ـ قبر اور عالمِ برزخ سے متعلق عقائد ـــــ ۲۹
۲۱ ـ قیامت و آخرت سے متعلق عقائد ـــــ ۳۱
۲۲ ـ دوبارہ زندہ کیے جانے اور وزنِ اعمال سے متعلق عقائد ۳۲
۲۳ ـ جنّت دوزخ سے متعلق عقائد ـــــ ۳۳
۲۴ ـ متفرق ضروری عقائد ـــــ ۳۴

عقیدہ کی اہمیت

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالْعَاقِبَۃُ لِلْمُتَّقِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْاَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ اَجْمَعِیْنَ وَعَلَیْنَا مَعَھُمْ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ ٥

اللہ تعالیٰ نے انسان کو جو نعمتیں عطا فرمائی ہیں وہ لاتعداد ہیں۔ ان نعمتوں میں سب سے افضل واعلیٰ نعمت ایمان کی دولت ہے۔ اور اس کی حفاظت اشد ضروری ہے۔ ہر شخص کے ذمہ لازم ہے کہ ہر وقت اپنے ایمان کا جائزہ لیتا رہے تاکہ اس میں کسی قسم کی کمی نہ واقع ہو۔ ایمان کی درستگی کا مدار عقائد کی درستگی پر ہے۔ اگر ایمان درست ہے تو جنّت میں داخلہ ممکن ہے اور اگر خدانخواستہ عقائد میں خلل و کوتاہی ہے تو عذابِ آخرت سے نجات کی کوئی صُورت نہیں۔ اس لیے کہ ؎

ان العقائد کلھا اُسّ لاسلام الفتی
ان ضاع امر واحد من بینھن فقد غوی

سارے کے سارے عقائد انسان کے اسلام کے لیے بُنیاد کا درجہ رکھتے ہیں۔ اگر اس میں سے ایک بھی ضائع کردے گا تو گمراہ ہوجائے گا۔

شریعت مطہرہ دو اجزا سے مُرکّب ہے۔ ایک عقیدہ دوسرا عمل۔ اگر عمل میں کچھ کمی بھی رہ جائے تو اللہ پاک سے اُمّید ہے کہ مُعاف فرمادیں گے یا اس عمل کے بقدر عذاب بُھگت کر انسان جنّت میں چلا جائے گا۔ بدعملی کی وجہ سے دائمی عذاب نہیں ہے لیکن اگر عقیدہ خراب ہوجائے تو

اس کے لیے دائمی عذاب ہے۔ عقیدہ اور عمل کے فرق کو اس مثال سے سمجھا جا سکتا ہے کہ عقیدہ مثل عدد کے ہے اور عمل مثل صفر کے ہے کہ بغیر عدد کے صفر بیکار ہے۔ چاہے کتنے ہی صفر آپ جمع کرلیں ان کی اس وقت کوئی حقیقت نہیں جب تک ان کے ساتھ عدد نہ ملے۔ جب کہ ایک کا عدد بغیر صفر کے بھی کارآمد ہے۔ اگرچہ زیادہ مفید نہ ہو۔ اسی طرح جب صحیح عقیدے کے ساتھ عمل مل جائے تو وہ مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ عَشْرُ اَمْثَالِهَا۔ کا مصداق ہو جاتا ہے کہ عدد ایک کے ساتھ صفر ملتے ہی دس بن جاتا ہے لیکن صفر میں شرط یہ بھی ہے کہ وہ ایک کے ساتھ دائیں طرف لگے تب دس بنے گا ورنہ بیکار ہے۔

اسی طرح صحیح عقیدے کے ساتھ جب عمل سُنّتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلّم کے مطابق ہوگا تو بہت مُفید ہوگا اور اگر عمل خلافِ سُنّت ہے تو اتنا مفید نہیں۔ ہاں عدد (یعنی عقیدہ) کا فائدہ پھر بھی حاصل ہوگا کہ دوزخ کے ہمیشہ کے عذاب سے بچ جائے گا۔

اس مثال سے وہ اعتراض بھی رفع ہوگیا جو عام طور پر لوگ کیا کرتے ہیں کہ اگر ایک کافر یا مُشرک اچھے اعمال کرتا ہے تو کیا وہ پھر بھی ہمیشہ کے لیے دوزخ میں جائے گا جب کہ بدعمل مسلمان عذابِ گناہ بُھگت کر بالآخر جنّت میں جائے گا۔ جواب ظاہر ہے کہ اس کے پاس ایک ہی نہیں ہے (یعنی صحیح عقیدہ) جو جنّت میں داخلے کی اوّلین شرط ہے اور کثرتِ عمل اس کے بغیر مثلِ صفر ہیں جس کی کوئی حقیقت نہیں نیز مُسلمان کا جنّت میں ہمیشہ ہمیشہ کے لیے رہنا اور کافر کا ہمیشہ دوزخ میں رہنا جب کہ عمل دونوں کا ایک مُدّتِ محدود پر مبنی ہے۔ اس کی وجہ دونوں کی نیّت ہے۔ حدیث میں ہے کہ اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ (اعمال کا دارومدار نیّتوں پر ہے۔)

کافر کی چونکہ یہ نیّت ہے اگر ہمیشہ ہمیشہ زندہ رہوں تو کُفر ہی کرتا رہوں گا اور مُسلمان کی یہ نیّت ہے کہ اگر ہمیشہ زندہ رہوں تو اسلام پر ہی رہوں گا۔ اس نیّت کی

وجہ سے ہمیشہ کی جنّت یا ہمیشہ کی دوزخ مقدّر ہو گئی۔ نیز حضرت تھانویؒ اپنے وعظ المراد پر اس شُبہ کے رَدّ میں ارشاد فرماتے ہیں۔ یہاں سے یہ شُبہ بھی دُور ہو گیا ہوگا جو بعض رحم دل لوگوں کے دلوں میں آیا کرتا ہے کہ کافروں کے لیے ہمیشہ کے لیے خلود فِی النّار کیوں مقرر ہوا۔ کُفر تو اُس نے کیا۔ تھوڑی مُدّت تک یعنی دُنیا کی زندگی میں اور سزا ہمیشہ کے لیے جہنّم۔ یہ تو بظاہر عدل کے خلاف معلوم ہوتا ہے۔ تو بات یہ ہے کہ کافر نے حق تعالیٰ کے ساتھ جب شرک و کُفر کیا تو اس نے حق تعالیٰ شانہٗ کے حقوق غیر متناہیہ کو ضائع کیا اور حقوق غیر متناہیہ پر سزا غیر متناہی موافق قاعدہ عقل کے ہے۔ اس لیے اشد ضروری ہے کہ ہم عقیدے درست کریں۔ اجمالی طور پر سات چیزوں پر ایمان لانا ضروری ہے جن کا ذکر ایمان مفصّل میں کیا گیا۔ 'اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ وَ مَلٰٓئِکَتِہٖ وَکُتُبِہٖ وَرُسُلِہٖ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْقَدْرِ خَیْرِہٖ وَشَرِّہٖ مِنَ اللّٰہِ تَعَالٰی وَالْبَعْثِ بَعْدَ الْمَوْتِ۔ ترجمہ:۔ ایمان لایا میں اللہ پر اور اس کے فرشتوں پر اور اس کی کتابوں پر اور اس کے رسُولوں پر اور آخرت کے دن پر اور اس بات پر کہ تقدیر کا اچھا اور بُرا ہونا اللہ کی طرف سے ہے اور مرنے کے بعد زندہ کیے جانے پر۔ حضرت تھانویؒ نے انہی چیزوں کے ساتھ کچھ دوسری چیزوں کے بارے میں کس قسم کے عقائد رکھنے چاہئیں، ان کو قدرے تفصیل سے بہشتی زیور میں ذکر کیا ہے۔ اس کے بارے میں محترم جناب غلام سرور صاحب دامت برکاتہم نے احقر سے کہا ہے کہ حکیم الاُمّت مولانا اشرف علی تھانوی نے جو ضروری ضروری عقائد بہشتی زیور میں لکھے ہیں۔ اگر تم ان پر عنوانات لگا کر مشکل الفاظ کو حاشیہ میں حل کر دو تو ہم ان کو طبع کر دیں گے تاکہ عام مُسلمان اس سے استفادہ کرکے کم از کم اپنے عقائد درست کر لیں اور دوزخ کے دائمی عذاب سے اپنے آپ کو بچا سکیں۔

میں نے اس اُمّید پر کہ شاید اللہ ربّ العزّت مجھے بھی اس عمل کی برکت سے عذاب آخرت سے محفوظ فرمائیں۔ ان کے اس حکم کو تسلیم کرتے ہُوئے مُشکل الفاظ کی تشریح کر دی ہے اور عنوانات بھی قائم کر دیے ہیں۔ بعض الفاظ پر بہشتی زیور کا حاشیہ من وعن نقل کر دیا ہے۔ اس حاشیہ کے آخر میں "منہ" لکھ دیا ہے تاکہ میرے لکھے ہُوئے حاشیہ سے فرق ہو جائے۔ نیز پیغمبروں سے متعلق عقائد کے بیان میں کچھ اضافہ مفتی عبدالقدوس ترمذی صاحب کے رسالے عقائد اہل سُنّت والجماعت سے کیا ہے۔ انہوں نے اس میں حضور اکرم صلّی اللہ علیہ وسلّم کے متعلق عقائد ذکر کیے ہیں جو علمائے دیوبند کی مصدقہ کتاب "العقائد المہند" سے ماخوذ ہیں جس کی تصدیق دیگر اکابر کے ساتھ خود حضرت تھانویؒ نے بھی کی ہے۔ احقر نے اس پر بھی عنوانات قائم کر دیئے ہیں اور جہاں سے اس رسالہ کا مضمون شروع ہو رہا ہے۔ حاشیہ میں اس کی نشاندہی کر دی ہے اور جہاں ختم ہوتا ہے اس کی بھی نشاندہی کر دی ہے۔

ضروری عقائد کے ذکر کرنے کے ساتھ ساتھ کچھ ایسی باتوں کے ذکر کرنے کی بھی ضرورت محسوس کی گئی ہے جن کے ارتکاب سے انسان کے ایمان میں خلل پڑتا ہے، اور ایمان کمزور ہو جاتا ہے یا بعض ایسے بڑے گُناہ جن میں اکثر لوگ مبتلا ہیں، جن میں سے بعض باتیں کُھلی کُفر و شرک ہیں۔ بعض کُفر و شرک کے قریب، بعض گُناہ کبیرہ، بعض بدعت وغیرہ تاکہ لوگ ان سے بچ سکیں۔ چنانچہ حضرت تھانویؒ ہی کی ایک دوسری تصنیف تعلیم الدین سے ایسی باتیں منتخب کر کے آخر میں درج کر دی گئی ہیں تاکہ ان سے بچنے کا اہتمام کیا جا سکے۔

جو احباب اس رسالہ سے استفادہ کریں وہ احقر کو اپنی دُعاؤں میں یاد رکھیں۔ اللہ تعالیٰ میری اس کوشش کو قبول فرمائیں اور اس کو میرے لیے اور میرے والدین و اولاد کے لیے ذخیرۂ آخرت بنائے۔

خلیل احمد تھانوی

اللہ تعالیٰ سے متعلق عقائد

عقیدہ[1]:— تمام عالم[2] پہلے بالکل ناپید[3] تھا۔ پھر اللہ تعالیٰ کے پیدا کرنے سے موجود ہوا۔

عقیدہ:— اللہ ایک ہے۔ وہ کسی کا محتاج نہیں۔ نہ اُس نے کسی کو جنا نہ وہ کسی سے جنا[4] گیا۔ نہ اس کی کوئی بی بی[5] ہے۔ کوئی اس کے مقابل نہیں۔

عقیدہ:— وہ ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا۔

عقیدہ:— کوئی چیز اس کے مثل[6] نہیں۔ وہ سب سے نرالا[7] ہے۔

عقیدہ:— وہ زندہ ہے۔ ہر چیز پر اس کو قدرت ہے۔ کوئی چیز اس کے علم سے باہر نہیں۔ وہ سب کچھ دیکھتا ہے سُنتا ہے۔ کلام فرماتا ہے لیکن اس کا کلام ہم لوگوں کے کلام کی طرح نہیں۔ وہی پُوجنے[8] کے قابل ہے۔ اس کا کوئی ساجھی[9] نہیں۔ اپنے بندوں پر مہربان ہے۔ بادشاہ ہے۔ سب عیبوں سے پاک ہے۔ وہی اپنے بندوں کو سب آفتوں سے بچاتا ہے۔ وہی عزّت والا ہے۔ بڑائی والا ہے۔

---

[1] کسی چیز کو حق سمجھ کر دل سے سچ ماننا۔ [2] پورا جہان [3] بالکل موجود نہیں تھا۔
[4] نہ کوئی اُس کا بیٹا، نہ وہ کسی کا بیٹا ہے۔ [5] بیوی [6] اس جیسی [7] انوکھا۔
[8] عبادت کیے جانے کے قابل [9] شریک۔

ساری چیزوں کا پیدا کرنے والا ہے۔ اس کا کوئی پیدا کرنے والا نہیں گُناہوں کا بخشنے والا ہے۔ زبردست ہے۔ بہت دینے والا ہے۔ روزی پہچانے والا ہے۔ جس کی روزی چاہے تنگ کردے اور جس کی چاہے زیادہ کردے۔ جس کو چاہے پست کردے اور جس کو چاہے بُلند کردے جس کو چاہے عزّت دے جس کو چاہے ذِلّت دے۔ انصاف والا ہے۔ بڑے تحمّل اور برداشت والا ہے۔ خدمت اور عبادت کی قدر[1] کرنے والا ہے۔ دُعا کا قبول کرنے والا ہے۔ سمائی[2] والا ہے۔ وہ سب پر حاکم ہے۔ اُس پر کوئی حاکم نہیں۔ اس کا کوئی کام حکمت سے خالی نہیں۔ وہ سب کا کام بنانے والا ہے۔ اُسی نے سب کو پیدا کیا ہے۔ وُہی قیامت میں پھر پیدا کرے گا۔ وُہی جلاتا[3] ہے۔ وُہی مارتا ہے۔ اس کو نشانیوں اور صفتوں سے سب جانتے ہیں۔ اُس کی ذات کی باریکی کو کوئی نہیں جان سکتا۔ گنہگاروں کی توبہ[4] قبول کرتا ہے جو سزا کے قابل ہیں ان کو سزا دیتا ہے۔ وُہی ہدایت کرتا ہے۔ جہاں میں جو کچھ ہوتا

---

[1] یعنی اُس کا ثواب دینے والا۔ [2] گنجائش و وسعت، برداشت کرنے والا۔ [3] وہ ہی زندگی دیتا ہے۔ [4] توبہ کی حقیقت یہ ہے کہ گُناہ ہو جانے پر اللہ کے سامنے شرمندہ ہو اور آیندہ نہ کرنے کا پختہ عزم کرے۔

ہے اُسی کے حُکم سے ہوتا ہے۔ اُس کے حُکم کے بغیر ذرّہ نہیں ہِل سکتا۔ نہ وہ سوتا ہے نہ اُونگھتا ہے۔ وہ تمام عالم کی حفاظت سے تھکتا نہیں۔ وہی سب چیزوں کو تھامے[1] ہُوئے ہے۔ اسی طرح تمام اچھی اور کمال کی صِفتیں اُس کو حاصِل ہیں اور بُری اور نُقصان کی کوئی صِفت اس میں نہیں نہ اس میں کوئی عیب ہے۔

عَقِیْدَہ — اس کی صِفتیں ہمیشہ سے ہیں اور ہمیشہ رہیں گی اور اس کی کوئی صِفت کبھی جا نہیں سکتی۔

عَقِیْدَہ — مخلوق کی صِفتوں سے وہ پاک ہے۔ اور قرآن و حدیث میں بعض جگہ جو ایسی باتوں کی خبر دی گئی ہے تو ان کے معنیٰ اللہ کے حوالہ کریں کہ وہی اس کی حقیقت جانتا ہے اور ہم کھود کرید[2] کیے بغیر اسی طرح ایمان لاتے ہیں اور یقین کرتے ہیں کہ جو کچھ اس کا مطلب ہے، وہ ٹھیک ہے اور حق ہے اور یہی بات

---

[1] سنبھالے ہُوئے ہے۔ [2] بغیر جستجو کیے۔

بہتر[1] ہے یا اس کے کچھ مناسب معنی لگا لیں جس سے وہ سمجھ میں آجاوے۔

تقدیر کے متعلق عقائد

عقیدہ:۔۔۔ عالم میں جو کچھ ہوتا ہے سب کو اللہ تعالیٰ اس کے ہونے سے پہلے ہمیشہ سے جانتا ہے اور اپنے جاننے کے موافق[2] اس کو پیدا کرتا ہے۔ تقدیر اسی کا نام ہے اور بُری چیزوں کے پیدا کرنے میں بہت بھید[3] ہیں جن کو ہر ایک نہیں جانتا۔

عقیدہ:۔۔۔ بندوں کو اللہ تعالیٰ نے سمجھ اور ارادہ دیا ہے جس سے وہ گناہ اور ثواب کے کام اپنے اختیار سے کرتے ہیں۔ مگر بندوں کو کسی کام کے پیدا کرنے کی قدرت نہیں ہے۔ گناہ کے کام سے اللہ میاں ناراض اور ثواب کے کام سے خوش ہوتے ہیں۔

عقیدہ:۔۔۔ اللہ تعالیٰ نے بندوں کو ایسے کام کا حکم نہیں دیا جو بندوں سے نہ ہو سکے۔

عقیدہ:۔۔۔ کوئی چیز اللہ کے ذمّے نہیں۔ وہ جو کچھ مہربانی کرے اس کا فضل ہے۔

پیغمبروں سے متعلق عقائد

عقیدہ:۔۔۔ بہت سے پیغمبر اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے بندوں کو سیدھی

---

[1] جیسے کہ مثلاً قرآن میں آیا ہے کہ خُدا کا ہاتھ ہے تو اس کے معنی خُدا ہی کے سپرد کریں، خود کچھ نہ کہے اور اگر کہے تو مناسب معنی کہہ لے۔ جیسے قوت، لیکن پھر بھی یہ نہ سمجھے کہ یقیناً یہی مُراد ہے اس لیے کہ یہ اٹکل ہے۔ پس یہ سمجھے کہ یا تو یہی مُراد ہوگی یا اور کچھ اور یہ کام بڑے بڑے علماء کا ہے۔ ہر شخص کو معنی مقرر کرنا جائز نہیں۔ ۱۲ منہ۔ [2] مطابق۔ [3] راز۔

راہ[1] بتانے آئے اور وہ سب گناہوں سے پاک ہیں۔ گنتی اُن کی پوری طرح اللہ تعالیٰ ہی کو معلوم ہے۔ اُن کی سچائی بتانے کو اللہ تعالیٰ نے اُن کے ہاتھوں ایسی نئی نئی اور مشکل باتیں ظاہر کیں جو اور لوگ نہیں کر سکتے۔ ایسی باتوں کو معجزہ[2] کہتے ہیں۔ ان میں سب سے پہلے آدم علیہ السّلام تھے اور سب کے بعد حضرت **محمد** رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم اور باقی درمیان میں ہوئے۔ ان میں بعضے بہت مشہور ہیں جیسے حضرت نوح علیہ السّلام، ابراہیم علیہ السّلام، اسحٰق علیہ السّلام، اسمٰعیل علیہ السّلام، یعقوب علیہ السّلام، یوسف علیہ السّلام، داؤد علیہ السّلام، سلیمان علیہ السّلام، ایوب علیہ السّلام، موسیٰ علیہ السّلام، ہارون علیہ السّلام، زکریا علیہ السّلام، یحییٰ علیہ السّلام، عیسیٰ علیہ السّلام، الیاس علیہ السّلام، الیسع علیہ السّلام، یونس علیہ السّلام، لوط علیہ السّلام، ادریس علیہ السّلام، ذوالکفل علیہ السّلام، صالح علیہ السّلام، ہود علیہ السّلام، شعیب علیہ السّلام۔

عقیدہ:— سب پیغمبروں کی گنتی اللہ تعالیٰ نے کسی کو نہیں بتائی۔ اس

---

[1] سیدھا راستہ۔ [2] نبی کے اس خرق عادت کام کو کہتے ہیں جو اور کوئی نہیں کر سکتا، جیسے حضرت محمد صلّی اللہ علیہ وسلّم نے انگلی کے اشارے سے چاند کے دو ٹکڑے کر دیے اور آپؐ کے بہت سے معجزات ہیں۔

لیے یُوں عقیدہ رکھے کہ اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے جتنے پیغمبر ہیں ہم اُن پر ایمان[1] لاتے ہیں جو ہم کو معلوم ہیں اُن پر بھی اور جو نہیں معلوم اُن پر بھی۔

عقیدہ:۔ پیغمبروں میں بعضوں کا مرتبہ بعضوں سے بڑا ہے سب سے زیادہ مرتبہ ہمارے پیغمبر **مُحَمَّد** مُصطفےٰ صلّی اللہ علیہ وسلّم کا ہے اور آپؐ کے بعد کوئی نیا پیغمبر[2] نہیں آسکتا۔ قیامت تک جتنے آدمی اور جن ہونگے آپؐ سب کے پیغمبر ہیں۔

عقیدہ:۔ ہمارے پیغمبر صلّی اللہ علیہ وسلّم کو اللہ تعالےٰ نے جاگتے میں جسم کے ساتھ مکّہ سے بیت المقدّس اور وہاں سے ساتوں آسمانوں پر اور وہاں سے جہاں تک اللہ تعالےٰ کو منظور ہوا پہنچایا اور پھر مکّہ میں پہنچا دیا۔ اس کو مِعراج کہتے ہیں۔

نوٹ:۔ یہاں سے رسالہ اہلِ سُنّت والجماعت کا مضمون شروع ہے۔

---

[1] ایمان کے معنی یقین کرنا۔ پس مطلب یہ کہ ہم ان سب کو پیغمبر یقین کرتے ہیں اور خدا کا بھیجا ہُوا مانتے ہیں ۱۲ منہ۔ [2] نہ حقیقی نہ بروزی جو شخص آپؐ کے بعد نبوت کا دعویٰ کرے وہ جھوٹا ہے۔ جیسے اس زمانے میں مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنے بروزی نبی ہونے کا دعویٰ کیا ہوا ہے۔ سو عالموں نے اس کو اور اس کے ماننے والوں کو کافر کہا ہے۔ اور قادیانیوں سے نکاح حرام ہے۔ ۱۲ منہ

روضۂ اقدس کے متعلق عقائد

عقیدہ:— ہمارے نزدیک اور ہمارے مشائخ کے نزدیک حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلّم کے روضہ پاک کی زیارت کرنا بہت بڑا ثواب ہے بلکہ واجب کے قریب ہے۔ اگرچہ سفر کرنے اور جان مال خرچ کرنے سے نصیب ہو۔ (المھند ص ۱۰)

عقیدہ:— مدینہ منوّرہ کو سفر کے وقت زیارت آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم کی نیّت کرے اور ساتھ ہی مسجد نبوی کی اور دیگر مبارک جگہوں کی بھی نیّت کرے بلکہ بہتر یہ ہے کہ جو علّامہ ابن ہمامؒ نے فرمایا ہے کہ خالص قبر مبارک کی نیّت کرے۔ اس میں حضور اکرم صلّی اللہ علیہ وسلّم کی تعظیم زیادہ ہے اور اس کی تائید آپؐ کے ارشاد سے ہو رہی ہے کہ "جو میری زیارت کو آیا اور میری زیارت کے سوا کوئی حاجت اس کو نہ لائی ہو تو مجھ پر حق ہے کہ قیامت کے دن اس کا شفیع بنوں"۔ (المھند ص ۱۱)

عقیدہ:— زمین کا وہ حصّہ جو جناب رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کے جسد اطہر کو چھوئے ہوئے ہے سب سے افضل ہے یہاں تک کہ کعبہ اور عرش و کرسی سے بھی افضل ہے۔ (المھند ص ۱۱)

انبیاء کے توسط سے دُعا

ہمارے نزدیک اور ہمارے مشائخ کے نزدیک دُعاؤں میں انبیاء علیہم السّلام اور اولیاء اللہ کا وسیلہ

جائز ہے ان کی زندگی میں بھی اور ان کی وفات کے بعد بھی مثلاً یُوں کہے کہ اے اللہ میں بوسیلہ فلاں بزرگ دُعا کی قبولیت چاہتا ہوں۔ (المھند ص ۱۳)

عقیدہ:— آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم کی قبر شریف کے پاس حاضر ہو کر شفاعت کی درخواست کرنا اور یہ کہنا بھی جائز ہے کہ حضرتؐ میری مغفرت کی شفاعت فرمائیں۔

دُرود وسلام کے متعلق عقائد

عقیدہ:— اگر کوئی شخص آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم کی قبر مبارک کے پاس سے صلوٰۃ وسلام پڑھے تو اس کو آپ صلّی اللہ علیہ وسلّم خود بنفسِ نفیس سُنتے ہیں اور دُور سے پڑھے ہوئے صلوٰۃ وسلام کو فرشتے آپؐ تک پہنچاتے ہیں۔ (طحطاوی ص ۴۴۸)

حضرت مولانا رشید احمد گنگوہیؒ فرماتے ہیں کہ "انبیاء علیہم الصّلوٰۃ والسّلام کے سماع (سُننے) میں کسی کو اختلاف نہیں۔ (فتاویٰ رشیدیہ ص ۱۱۲)

حکیم الاُمّت حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ لکھتے ہیں "سلام سُننا نزدیک سے خود اور دُور سے بذریعہ ملائکہ اور سلام کا جواب دینا یہ تو دائماً (ہمیشہ) ثابت ہیں۔ (نشر الطیب) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہٗ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا! البتہ ضرور عیسیٰ ابن مریم علیہما السّلام نازل ہوں گے اور مَیں اُن کے سلام کا ضرور

جواب دُوں گا۔ (الجامع الصغیر وقال صحیح)

حیات النبیؐ سے متعلق عقائد

عقیدہ:۔ ہمارے نزدیک اور ہمارے مشائخ کے نزدیک حضرت محمّد صلّی اللہ علیہ وسلّم اور تمام انبیاء علیہم السّلام اور شہداء اپنی قبر میں زندہ ہیں اور آپ صلّی اللہ علیہ وسلّم کی حیات دُنیا کی سی ہے۔ بلا مکلّف ہونے کے اور یہ صرف رُوح مُبارک کی زندگی نہیں ہے۔ جو سب آدمیوں کو حاصل ہے بلکہ رُوح مبارک کے تعلق سے جسدِ اطہر کو بھی حیات حاصل ہے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا۔ "حضرات انبیا علیہم السّلام اپنی قبروں میں زندہ ہیں اور نمازیں پڑھتے ہیں۔"

حضرت علاّمہ محمد انور شاہ کشمیریؒ فرماتے ہیں کہ "الانبیاء احیاء" سے حضرات انبیاء علیہم السّلام کے مجموعِ اشخاص مراد ہیں نہ صرف ارواح یعنی انبیاء علیہم السّلام اپنے اجسام مبارکہ کے ساتھ زندہ ہیں۔ (تحیتہ الاسلام ص ۳۶)

مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحبؒ (سابق مفتی دار العلوم دیوبند) تحریر فرماتے ہیں۔ خلاصہ یہ ہے کہ انبیاء علیہم السّلام کی حیات بعد الموت حقیقی جسمانی مثل حیات دنیوی کے ہے۔ جمہور امّت کا یہی عقیدہ ہے اور یہی عقیدہ میرا

اور سب بزرگان دیوبند کا ہے۔ (ماہنامہ الصدیق ۱۳۷۸ھ)

مفتی دار العلوم دیوبند حضرت مولانا سیّد مہدی حسن صاحبؒ تحریر فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم اپنے مزار مبارک میں بجسدہ موجود اور حیات ہیں۔ آپؐ کے مزار مبارک کے پاس کھڑا ہو کر جو سلام کرتا اور درود پڑھتا ہے آپ صلّی اللہ علیہ وسلّم خود سُنتے ہیں اور سلام کا جواب دیتے ہیں (ماہنامہ الصدیق مذکور)

عقیدہ:— بہتر یہ ہے کہ قبر شریف کی زیارت کے وقت چہرہ مبارک کی طرف منہ کر کے کھڑا ہونا چاہیے اسی پر ہمارا اور ہمارے مشائخ کا عمل ہے، اور یہی حکم دعا مانگنے کا ہے۔

عقیدہ:— ہمارے نزدیک آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم اور اسی طرح تمام انبیاء علیہ السّلام اپنی قبروں میں زندہ ہیں، نماز پڑھتے ہیں اور آپ صلّی اللہ علیہ وسلّم پر اُمّت کے اعمال پیش کیے جاتے ہیں اور صلوٰۃ وسلام پہنچایا جاتا ہے۔ (طبقات الشافیہ ص ۲۸۲ ج ۳)

صلوٰۃ وسلام پہنچنے کا مطلب یہ ہے کہ فرشتے آپ صلّی اللہ علیہ وسلّم کو اطلاع دیتے ہیں، آج کل صلوٰۃ وسلام کے پہنچنے کی جو یہ مُراد بتلائی جارہی ہے کہ صلوٰۃ وسلام کا ثواب آپ صلّی اللہ علیہ وسلّم کو پہنچ جاتا ہے۔ یہ اجماعِ اُمّت کے خلاف ہے۔ (المھند)

نبوّت و ختمِ نبوّت کے متعلق عقائد

عقیدہ :— ہمارے نزدیک آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم (اسی طرح تمام انبیاء علیہم السّلام) وفات کے بعد بھی اپنی قبور مبارکہ میں اسی طرح حقیقتاً نبی اور رسول ہیں جس طرح وفات سے پہلے ظاہری حیات مبارکہ میں تھے۔ (المہند)

عقیدہ :— ہمارا اور ہمارے مشائخ کا عقیدہ یہ ہے کہ سیّدنا و مولانا حضرت محمد رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم تمام مخلوق سے افضل ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ سے قرب میں کوئی شخص آپؐ کے برابر تو کیا قریب بھی نہیں ہوسکتا۔ آپ صلّی اللہ علیہ وسلّم تمام انبیاؑ اور رُسل علیہم السّلام کے سردار اور خاتم ہیں۔ (المہند ص ۲۰)

عقیدہ :— ہمارا اور ہمارے مشائخ کا عقیدہ یہ ہے کہ ہمارے سردار محمد رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم خاتم النبیّین ہیں۔ آپ صلّی اللہ علیہ وسلّم کے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔ اور یہ ثابت ہے قرآن و حدیث اور اجماع امت سے جو اس کا منکر ہے وہ ہمارے نزدیک کافر ہے۔

مدعیانِ نبوّت و منکرینِ نبوّت کے متعلق عقائد

عقیدہ :— ہمارا اور ہمارے مشائخ کا مدعی نبوّت و

مسحیت قادیانی کے بارے میں یہ قول ہے کہ: جب اس نے نبوت و مسیحیت کا دعویٰ کیا اور حضرت عیسیٰ مسیح علیہ السّلام کے اٹھائے جانے کا منکر ہوا اور اس کا خبیث عقیدہ اور زندیق ہونا ہم پر ظاہر ہوا تو ہمارے مشائخ نے اس کے کافر ہونے کا فتویٰ دیا۔ (المھند ص ۴۴)

عقیدہ:— جو شخص اس کا قائل ہو کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلّم کو ہم پر بس اتنی ہی فضیلت ہے جتنی بڑے بھائی کو چھوٹے بھائی پر ہوتی ہے تو وہ ہمارے نزدیک دائرہِ ایمان سے خارج ہے۔ (المھند)

عقائد بابت علم نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم

عقیدہ:— ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ سیّدنا محمد رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم کو تمام مخلوق سے زیادہ علوم عطا ہوئے ہیں۔ مخلوق میں سے کوئی بھی آپ صلّی اللہ علیہ وسلّم کے علمی مرتبے تک نہیں پہنچ سکتا نہ مقرب فرشتہ اور نہ نبی و رسول۔ اور بے شک آپ صلّی اللہ علیہ وسلّم کو اوّلین و آخرین کا علم عطا ہوا لیکن اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ آپ صلّی اللہ علیہ وسلّم کو ہر وقت ہر چیز کا علم ہو کہ اگر کسی واقعہ کا آپ صلّی اللہ علیہ وسلّم کو علم نہ ہو اور آپ صلّی اللہ علیہ وسلّم کے علاوہ کوئی دوسرا اس سے آگاہ ہو تو آپ صلّی اللہ

علیہ وسلّم کے ساری مخلوق سے افضل ہونے اور وسعت علم میں نقص آجائے

عقیدہ:— ہمارا پختہ عقیدہ ہے کہ جو شخص اس کا قائل ہو کہ فلاں (مثلاً شیطان) کا علم آپ صلّی اللہ علیہ وسلّم سے زیادہ ہے وہ کافر ہے۔ (المھند ص ۲۷)

ذکر نبی صلی اللہ علیہ وسلّم کے متعلق عقائد

عقیدہ:— ہمارے نزدیک حضور اکرم صلّی اللہ علیہ وسلّم پر درود شریف کی کثرت مستحب اور نہایت موجب ثواب ہے خواہ کوئی بھی درود شریف ہو، لیکن افضل ہمارے نزدیک وہ درود شریف ہے جس کے لفظ بھی آپ صلّی اللہ علیہ وسلّم سے منقول ہیں۔ (المھند ص ۲۹)

عقیدہ:— وہ تمام حالات جن کا حضور اکرم صلّی اللہ علیہ وسلّم سے ذرا سا بھی تعلّق ہے ان کا ذکر ہمارے نزدیک نہایت پسندیدہ اور اعلیٰ درجہ کا مستحب ہے۔ خواہ آپ صلّی اللہ علیہ وسلّم کی ولادت مبارکہ کا ذکر ہو یا کسی اور حالت کا تذکرہ ہو۔ (المھند ص ۳۱)

عقائد بابت نیند و خواب نبی صلی اللہ علیہ وسلّم

آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم (اور اسی طرح تمام انبیاء علیہم السّلام) کا نیند سے وضو نہیں ٹوٹتا تھا کیونکہ نیند میں آپ صلّی اللہ علیہ وسلّم کی صرف آنکھیں مبارک

سوتی تھیں دل مبارک نہیں سوتا تھا۔ (نشر الطیب)
آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ "میری آنکھیں سوتی ہیں میرا دل نہیں سوتا" بخاری ج ا
عقیدہ:— انبیاء علیہ السلام کا خواب بھی وحی کے حکم میں ہوتا ہے۔ بخاری شریف میں ہے "رؤیا الانبیاء وحی" کہ نبیوں کا خواب وحی ہوتا ہے۔ (بخاری ج اص ۲۵)
عقیدہ:— آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں پشت کی جانب سے ویسا ہی دیکھتے تھے جیسا کہ آگے کی جانب سے دیکھتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔ صفوں کو سیدھا کیا کرو، کیونکہ میں تمہیں پیچھے سے دیکھتا ہوں۔ (بخاری شریف ج اص ۱)

ائمہ اور اولیاء کی بابت عقائد

عقیدہ:— اس زمانہ میں واجب ہے کہ چاروں اماموں میں سے کسی ایک کی تقلید کی جائے۔ ہم اور ہمارے مشائخ تمام اصول و فروع میں امام المسلمین حضرت ابو حنیفہؒ کے مقلد ہیں۔ (المھند ص ۱۷)
عقیدہ:— ہمارے نزدیک مستحب ہے کہ انسان جب عقائد کی درستی اور شرع کے مسائل ضروریہ کی تحصیل سے فارغ ہو جائے تو ایسے شیخ کی بیعت ہو جو شریعت میں راسخ العقیدہ ہو خود بھی کامل ہو اور دوسروں کو بھی کامل بنا سکتا ہو۔ (المھند ص ۱۷)

عقیدہ:— مشائخ کی روحانیت سے استفادہ اور ان کے سینوں اور قبروں سے باطنی فیوض کا پہنچنا سو بے شک صحیح ہے مگر اس طریقہ سے جو اس کے اہل اور خواص کو معلوم ہے، نہ اس طرز سے جو عوام میں رائج ہے۔ (المہند ص ۱۸)

عقیدہ:— ہم اور ہمارے مشائخ اس کا یقین رکھتے ہیں کہ جو کلام بھی حق تعالےٰ سے صادر ہوا یا آئندہ ہوگا وہ یقیناً سچّا اور واقع کے مطابق ہے۔ اور جو شخص اس کے خلاف عقیدہ رکھے یا اللہ تعالیٰ کے کلام میں جھُوٹ کا وہم کرے وہ کافر، ملحد و زندیق ہے۔ اور اس میں ایمان کا شائبہ بھی نہیں۔ (المہند)

راقم الحروف! احقر سیّد عبدالقدوس ترمذی

یہاں مضمون رسالہ عقائد اہلِ سُنّت اختتام پذیر ہوا۔

فرشتوں اور جنوں سے متعلق عقائد

عقیدہ:— اللہ تعالیٰ نے کچھ مخلوقات نور سے پیدا کر کے اُن کو ہماری نظروں سے چُھپا دیا ہے۔ اُن کو فرشتہ کہتے ہیں۔ بہت سے کام اُن کے حوالے ہیں وہ کبھی اللہ کے حُکم کے خلاف کوئی کام نہیں کرتے۔ جس کام میں لگا دیا ہے اس میں لگے ہیں۔ ان میں چار فرشتے بہت مشہور ہیں۔ حضرت جبرائیل[1] علیہ السلام، حضرت میکائیل[2] علیہ السلام، حضرت اسرافیل[3] علیہ السلام، حضرت عزرائیل[4] السلام،

عقیدہ:— اللہ تعالیٰ نے کچھ مخلوق آگ سے بنائی ہے۔ وہ بھی ہم کو دکھائی نہیں دیتی۔ اُن کو جن کہتے ہیں۔ اُن میں نیک و بد سب طرح کے ہوتے ہیں۔ اُن کے اولاد بھی ہوتی ہے۔ اُن سب میں زیادہ مشہور شریر ابلیس یعنی شیطان ہے۔

اولیاء اللہ سے متعلق عقائد

عقیدہ:— مُسلمان جب خُوب عبادت کرتا ہے اور گُناہوں سے

---

[1] ان کا کام انبیاء پر وحی لانا ہے۔ [2] ان کا کام بارش برسانا ہے۔ [3] ان کا کام صور پھونکنا ہے جس سے ساری دُنیا ختم ہو جائے گی۔ [4] ان کا کام رُوح نکالنا ہے۔ ان کو ملک الموت بھی کہتے ہیں۔

بچتا ہے اور دُنیا سے مُحبّت نہیں رکھتا اور پیغمبر خُدا کی ہر طرح خُوب تابعداری کرتا ہے تو وہ اللہ تعالیٰ کا دوست اور پیارا ہو جاتا ہے۔ ایسے شخص کو ولی کہتے ہیں۔ اس شخص سے کبھی ایسی باتیں ہونے لگتی ہیں جو اور لوگوں سے نہیں ہو سکتیں ان باتوں کو کرامت کہتے ہیں۔

عقیدہ:۔۔۔ ولی کتنے ہی بڑے درجہ کو پہنچ جاوے مگر نبی کے برابر نہیں ہوسکتا۔

عقیدہ:۔۔۔ اللہ کا کیسا ہی پیارا ہو جاوے مگر جب تک ہوش و حواس باقی ہوں شرع[1] کا پابند رہنا فرض ہے۔ نماز روزہ اور کوئی عبادت معاف نہیں ہوتی جو گُناہ کی باتیں ہیں وہ اس کے لیے درست نہیں ہو جاتیں۔

عقیدہ:۔۔۔ جو شخص شریعت کے خلاف ہو وہ اللہ کا دوست نہیں ہو سکتا۔ اگر اس کے ہاتھ سے کوئی اچنبھے[2] کی بات دکھائی دیوے تو وہ جادو ہے یا نفسانی[3] اور شیطانی دھندہ ہے۔ اس سے عقیدہ نہ رکھنا چاہیئے۔

عقیدہ:۔۔۔ ولی لوگوں کو بعض بھید[4] کی باتیں سوتے یا جاگتے میں معلوم ہو

---

[1] شریعت کے احکامات پر عمل کرنا ضروری ہے۔ [2] انوکھی بات [3] نفسانی سے یہ مطلب ہے کہ کوئی تصرّف کیا ہے اور شیطانی سے یہ مُراد ہے کہ جن وغیرہ اُن کے تابع ہوں۔ [4] راز

جاتی ہیں۔ اس کو کشف اور الہام کہتے ہیں۔ اگر وہ شرع کے موافق ہے تو قبول ہے اور اگر شرع کے خلاف ہے تو رَدّ[1] ہے۔

عقیدہ:۔ اللہ و رسول نے دین کی سب باتیں قرآن و حدیث میں بندوں کو بتا دیں۔ اب کوئی نئی بات دین میں نکالنا درست نہیں۔ ایسی نئی بات کو بدعت کہتے ہیں۔ بدعت بہت بڑا گناہ ہے۔

آسمانی کتابوں سے متعلق عقائد

عقیدہ:۔ اللہ تعالیٰ نے بہت سی چھوٹی بڑی کتابیں آسمان سے جبرائیل علیہ السّلام کی معرفت بہت سے پیغمبروں پر اُتاریں۔ تاکہ وہ اپنی اپنی اُمتوں کو دین کی باتیں سنائیں۔ ان میں چار کتابیں بہت مشہور ہیں۔ توریت حضرت موسیٰ علیہ السّلام کو ملی۔ زبور حضرت داؤد علیہ السّلام کو۔ انجیل حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کو۔ قرآن مجید ہمارے پیارے پیغمبر محمد صلی اللہ علیہ السّلام کو۔ اور قرآن مجید آخری کتاب ہے۔ اب کوئی کتاب آسمان سے نہ آوے[2] گی۔ قیامت تک قرآن ہی کا حکم چلتا

---

[1] قبول نہیں کی جائے گی۔ [2] نہیں آئے گی۔

رہے گا۔ دوسری کتابوں کو گمراہ لوگوں نے بہت کچھ بدل ڈالا مگر قرآن مجید کی نگہبانی[1] کا اللہ تعالیٰ نے وعدہ کیا ہے اس کو کوئی نہیں بدل سکتا۔

صحابہ سے متعلق عقائد

عقیدہ: ہمارے پیغمبر صلّی اللہ علیہ وسلّم کو جن جن مسلمانوں نے دیکھا ہے۔ اُن کو صحابی[2] کہتے ہیں۔ اُن کی بڑی بڑی بزرگیاں آئی ہیں۔ اُن سب سے محبّت اور اچھا گمان رکھنا چاہیئے۔ اگر اُن کے آپس میں کوئی لڑائی جھگڑا سُننے میں آئے تو اُس کو بھول چوک سمجھے۔ اُن کی کوئی بُرائی نہ کرے۔ اُن سب میں سب سے بڑھ چڑھ کر چار صحابی ہیں۔ حضرت ابوبکر صدّیق رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ۔ یہ پیغمبر اسلام کے بعد اُن کے جانشین ہوئے اور دین کا بندوبست کیا اس لیے یہ ان کے خلیفہ ہوئے ہیں۔ تمام اُمّت میں یہ سب سے بہتر ہیں۔ اُن کے بعد حضرت عُمر رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ۔ یہ دوسرے خلیفہ ہیں۔ ان کے بعد حضرت عثمان رضی اللہ عنہ۔ یہ تیسرے خلیفہ ہیں۔ ان کے بعد حضرت علی رضی اللہ عنہٗ۔ یہ چوتھے خلیفہ ہیں۔

---

[1] نگرانی [2] بشرطیکہ وہ دیکھنے والا مُسلمان ہی مَرا ہو۔ اور جس نے مُسلمان ہونے کی حالت میں صحابی کو دیکھا اور مُسلمان ہی مَرا وہ تابعی ہے اور جس نے تابعی کو اسی طور سے دیکھا وہ تبع تابعی ہے۔ ان سب کی بزرگی حدیث میں خصُوصیت کے ساتھ وارد ہوئی ہے۔

عقیدہ:۔ صحابی کا اتنا بڑا رُتبہ ہے کہ بڑے سے بڑا ولی بھی ادنیٰ درجہ کے صحابی کے برابر مرتبے میں نہیں پہنچ سکتا۔

عقیدہ:۔ پیغمبرِ اسلامؐ کی اولاد اور بیبیاں[1] سب تعظیم کے لائق ہیں اور اولاد میں سب سے بڑا رُتبہ حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا ہے۔ اور بیبیوں میں حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا ہے۔

عقیدہ:۔ ایمان جب درست ہوتا ہے کہ اللہ و رسُولؐ کو سب باتوں میں سچّا سمجھے اور ان سب کو مان لے۔ اللہ و رسُولؐ کی کسی بات میں شک کرنا یا اس کو جُھٹلانا یا اس میں عَیب نکالنا یا اس کے ساتھ مذاق اُڑانا ان سب باتوں سے ایمان جاتا رہتا ہے۔

قرآن و حدیث سے مستنبط احکام سے متعلق عقائد

عقیدہ:۔ قرآن اور حدیث کے کُھلے کُھلے مطلب کو نہ ماننا اور اینچ پینچ کر[2] کے اپنے مطلب بنانے کو معنی گھڑنا[3] بددینی[4] کی بات ہے۔

---

[1] بیویاں۔ [2] ہیر پھیر کر۔ [3] معنی بنالینا۔ [4] بے دینی۔

عقیدہ:— گناہ کو حلال سمجھنے سے ایمان جاتا رہتا ہے۔

عقیدہ:— گناہ چاہے جتنا بڑا ہو جب تک اُس کو بُرا سمجھتا رہے ایمان نہیں جاتا۔ البتہ کمزور ہو جاتا ہے۔

عقیدہ:— اللہ تعالیٰ سے نڈر ہو جانا یا نا اُمید[1] ہو جانا کُفر ہے۔

عقیدہ:— کسی سے غیب کی باتیں پوچھنا اور اُس کا یقین کر لینا کُفر ہے۔

عقیدہ:— غیب کا حال سوائے اللہ تعالیٰ کے کوئی نہیں جانتا۔ البتہ نبیوں کو وحی سے اور ولیوں کو کشف اور الہام سے اور عام لوگوں کو نشانیوں سے بعضی باتیں معلوم بھی ہو جاتی ہیں۔

عقیدہ:— کسی کا نام لے کر کافر کہنا یا لعنت[2] کرنا بڑا گناہ ہے۔ ہاں یُوں کہہ سکتے ہیں کہ ظالموں پر لعنت جھوٹوں پر لعنت۔ مگر جن کا نام لے کر اللہ و رسُولؐ نے لعنت کی ہے یا اُن کے کافر ہونے کی خبر دی ہے اِن کو کافر ملعون کہنا گناہ نہیں۔

قبر اور عالم برزخ سے متعلق عقائد

عقیدہ:— جب آدمی مر جاتا ہے۔ اگر گاڑا جائے[3] تو گاڑنے[4] کے بعد اور اگر نہ گاڑا جائے تو جس حال میں ہو اس کے

---

[1] مایوس ہو جانا کہ اب تو وہ مجھے نہیں بخشے گا۔ [2] لعنت سے مُراد خدا کی رحمت سے دُور کرنا یعنی یُوں دعا کرنا کہ فلاں پر خدا کی لعنت ہو۔ [3] دفن کیا جائے۔ [4] دفن کیے جانے کے بعد۔

پاس دو فرشتے جن میں سے ایک کو منکر دوسرے کو نکیر کہتے ہیں۔ آکر پوچھتے ہیں کہ تیرا پروردگار[1] کون ہے؟ تیرا دین کیا ہے؟ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم کو پوچھتے ہیں کہ یہ کون ہیں؟[2] اگر مُردہ ایماندار ہو تو ٹھیک ٹھیک جواب دیتا ہے۔ پھر اس کے لیے سب طرح کی چین[3] ہے۔ جنّت کی طرف کھڑکی کھول دیتے ہیں جس سے ٹھنڈی ہوا اور خوشبو آتی ہے اور وہ مزے میں پڑ کر سو رہتا ہے۔ اور اگر مُردہ ایماندار نہ ہو تو وہ سب باتوں میں یہی کہتا ہے کہ مجھے کچھ خبر نہیں۔ پھر اُس پر بڑی سختی اور عذاب قیامت تک ہوتا رہتا ہے۔ اور بعضوں کو اللہ تعالیٰ اس امتحان سے معاف کر دیتا ہے مگر یہ سب باتیں مُردہ کو معلوم ہوتی ہیں۔ ہم لوگ نہیں دیکھتے۔ جیسے سوتا آدمی خواب میں سب کچھ دیکھتا ہے اور جاگتا آدمی اس کے پاس بے خبر بیٹھا رہتا ہے۔

عقیدہ۔ ـــــ مرنے کے بعد ہر دن صبح اور شام کے وقت مُردے کا جو ٹھکانا ہے، دکھلایا جاتا ہے۔ جنتی کو جنّت دکھلا کر خوشخبری دیتے ہیں اور دوزخی کو دوزخ دکھلا کر اور حسرت بڑھاتے ہیں۔

---

[1] پرورش کرنے والا۔ [2] یا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم کی صُورت دکھا کر دریافت ہوتا ہے یا آپؐ کے حالات بتا کر دریافت ہوتا ہے۔ [3] سکون، امن

عقیدہ ـــ مُردے کے لیے دُعا کرنے سے کچھ خیرات دے کر بخشنے سے اُس کو ثواب[1] پہنچتا ہے اور اس سے اس کو بڑا فائدہ ہوتا ہے۔

قیامت و آخرت سے متعلق عقائد

عقیدہ ـــ اللہ و رسولؐ نے جتنی نشانیاں قیامت کی بتائی ہیں سب ضرور ہونے والی ہیں۔ امام مہدی علیہ السّلام ظاہر ہوں گے اور خوب اِنصاف سے بادشاہی کریں گے۔ کانا دجّال[2] نکلے گا اور دُنیا میں بہت فساد مچاوے گا۔ اُس کو مار ڈالنے کے واسطے حضرت عیسیٰ علیہ السّلام آسمان پر سے اُتریں گے اور اس کو مار ڈالیں گے۔ یاجُوج ماجوج[3] بڑے زبردست لوگ ہیں وہ زمین پر پھیل پڑیں گے اور بڑا اُودھم[4] مچاویں گے پھر اللہ کے قہر[5] سے ہلاک ہوں گے۔ ایک عجیب طرح کا جانور زمین سے نکلے گا اور آدمیوں سے باتیں کرے گا مغرب کی طرف سے آفتاب[6] نکلے گا قرآن مجید اُٹھ جائے گا اور تھوڑے دنوں میں سارے مسلمان مر جائیں گے اور تمام دُنیا کافروں سے بھر جائے گی اور اس کے سوائے اور بہت سی باتیں ہوں گی۔

عقیدہ ـــ جب ساری نشانیاں پوری ہو جائیں گی تو قیامت کا سامان شروع ہوگا۔ حضرت اسرافیل علیہ السّلام اللہ کے حکم سے صُور پھونکیں گے۔ یہ صُور

---

[1] اسی طرح قرآن پڑھ کر بخشنے سے۔ [2] یہود کی قوم سے ایک جھوٹا شخص آخر زمانہ میں پیدا ہوگا۔ [3] دو مفسد اور جھگڑالو قومیں، اِن کا ذکر قرآن اور انجیل میں آیا ہے۔ [4] بہت فساد مچائیں گے۔ [5] خدا کا عذاب۔ [6] سُورج۔

ایک بہت بڑی چیز سینگ کی شکل پر ہے۔ اِس صُور کے پھُونکنے سے تمام زمین و آسمان پھٹ کر ٹکڑے ٹکڑے ہو جاویں گے۔ تمام مخلوقات مَر جاوے گی اور جو مَر چُکے ہیں اُن کی رُوحیں بے ہوش ہو جاویں گی مگر اللہ تعالےٰ کو جن کا بچانا منظور ہے وہ اپنے حال پر رہیں گے۔ ایک مُدّت اِسی کیفیت پر گزر جاوے گی۔

دوبارہ زندہ کیے جانے اور وزنِ اعمال سے متعلق عقائد

عقیدہ:- پھر جب اللہ تعالیٰ کو منظور ہوگا کہ تمام عالم پھر پیدا ہو جاوے[1] تو دوسری بار پھر صُور پھونکا جائے گا۔ اُس سے پھر سارا عالم پیدا ہو جاوے گا۔ مُردے زندہ ہو جاویں گے اور قیامت کے میدان میں سب اکٹھے ہوں گے اور وہاں کی تکلیفوں سے گھبرا کر سب پیغمبروں ؑ کے پاس سفارش کرانے جاویں گے۔ آخر ہمارے پیغمبرِ اسلام ؐ سفارش کریں گے۔ ترازو کھڑی[2] کی جاوے گی۔ بھلے بُرے[3] عمل تولے جاویں گے۔ اُن کا حساب ہوگا۔ بعضے بے حساب[4] جنت میں جاویں گے۔ نیکیوں کا نامۂ اعمال داہنے ہاتھ میں اور

---

[1] پوری دُنیا ختم ہونے کے بعد پھر سب پیدا ہو جائیں۔ [2] وزن اعمال کے لیے ایک ترازو نصب کی جائے گی، ترازوؤں کی مختلف اقسام ہیں جیسے آجکل بُخری گرمی کو تولنے کے لیے تھرمامیٹر ہوتا ہے ایسے ہی وزنِ اعمال کے لیے بھی اللہ تعالیٰ کوئی ترازو بنا دیں گے۔ [3] اچھے بُرے۔ [4] بغیر حساب کتاب۔

بَدوں[1] کا بائیں ہاتھ میں دیا جاوے گا۔ پیغمبر صلّی اللہ علیہ وسلّم اپنی اُمّت کو حوضِ کوثر کا پانی پلائیں گے جو دُودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھا ہوگا۔ پُل صراط پر چلنا ہوگا۔ جو نیک لوگ ہیں وہ اس سے پار ہو کر بہشت[2] میں پہنچ جاویں گے۔ جو بَد ہیں وہ اس پر سے دوزخ میں گر پڑیں گے۔

جنّت دوزخ سے متعلق عقائد

عقیدہ — دوزخ پیدا ہو چکی ہے اس میں سانپ اور بچھو اور طرح طرح کا عذاب ہے۔ دوزخیوں میں سے جن میں ذرا بھی ایمان ہوگا وہ اپنے اعمال کی سزا بھگت[3] کر پیغمبروں اور بزرگوں کی سفارش سے نکل کر بہشت میں داخل ہوں گے۔ خواہ کتنے ہی بڑے گنہگار ہوں۔ اور جو کافر اور مشرک ہیں وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے اور اُن کو موت بھی نہ آئے گی۔

عقیدہ — بہشت بھی پیدا ہو چکی ہے۔ اور اس میں طرح طرح کے چین اور نعمتیں ہیں۔ بہشتیوں[4] کو کسی طرح کا ڈر اور غم نہ ہوگا۔ اور وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔ نہ اس سے نکلیں گے اور نہ وہاں مریں گے۔

---

[1] بُروں [2] جنّت۔ [3] جھیل کر۔ [4] جنّتیوں کو۔

متفرق ضروری عقائد

عقیدہ:۔ اللہ کو اختیار ہے کہ چھوٹے گناہ پر سزا دے دے یا بڑے گناہ کو اپنی مہربانی سے معاف کر دے اور اُس پر بالکل سزا نہ دے۔

عقیدہ:۔ شرک اور کفر کا گناہ اللہ تعالیٰ کبھی کسی کو معاف نہیں کرتا۔ اور اس کے سوا اور گناہ جس کو چاہے گا اپنی مہربانی سے معاف کر دے گا۔

عقیدہ:۔ جن لوگوں کا نام لے کر اللہ اور رسولؐ نے اُن کا بہشتی ہونا[1] بتلایا ہے۔ اُن کے سوا کسی اور کے بہشتی ہونے کا یقینی حکم نہیں لگا سکتے البتہ اچھی نشانیاں دیکھ کر اچھا گمان رکھنا اور اُس کی رحمت سے اُمید رکھنا ضروری ہے۔

عقیدہ:۔ بہشت[2] میں سب سے بڑی نعمت اللہ تعالیٰ کا دیدار ہے جو بہشتیوں کو نصیب ہوگا۔ اس کی لذت میں تمام نعمتیں ہیچ[3] معلوم ہوں گی

عقیدہ:۔ دُنیا میں جاگتے ہُوئے اللہ کو ان آنکھوں سے کسی نے نہیں دیکھا اور نہ کوئی دیکھ سکتا ہے۔

---

[1] جنتی ہونا جیسے عشرہ مُبشرہ۔ [2] جنّت۔ [3] کم درجہ معلوم ہوں گے۔

عَقِیْدَہ — عمر بھر کوئی کیسا ہی بھلا بُرا ہو مگر جس حالت پر خاتمہ[1] ہوتا ہے اُسی کے موافق[2] اُس کو اچھا بُرا بدلہ ملتا ہے۔

عَقِیْدَہ — آدمی عمر بھر میں جب کبھی توبہ کرے یا مسلمان ہو اللہ تعالیٰ کے یہاں مقبول ہے۔ البتہ مرتے وقت جب دَم ٹوٹنے[3] لگے اور عذاب کے فرشتے دکھائی دینے لگیں اُس وقت نہ توبہ[4] قبول ہوتی ہے اور نہ ایمان۔

تَمَّت

ترا آستاں اَب کہیں چھوٹتا ہے
جدھر آگئے ہم اُدھر آگئے ہم

نہ اَب بُت پرستی نہ اَب مے پرستی
یہ سب چھوڑ کر تیرے گھر آگئے ہم

(مجذوبؔ)

---

[1] انتقال ہوتا ہے۔ [2] مطابق۔ [3] سانس اُکھڑنے لگے۔ [4] توبہ سے مُراد کُفر اور شرک کے سوا اور گناہوں سے توبہ کرنا اور ایمان سے مُراد کُفر سے توبہ کرنا اور مسلمان ہو جانا ہے۔

۱ ۔ جس نے کہنا مانا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اس نے کہنا مانا اللہ تعالیٰ کا۔ (پ ۵، ع ۸)

۲ ۔ وہ شخص ہماری جماعت سے خارج ہے جو ہمارے کم عمر پر رحم نہ کرے اور ہمارے بڑی عمر والے کی عزت نہ کرے اور نیک کام کرنے کی نصیحت نہ کرے اور بُرے کام سے منع نہ کرے (ترمذی شریف)

۳ ۔ وہ شخص ملعون ہے جو کسی مسلمان بھائی کو مالی یا جانی نقصان پہنچائے یا فریب کرے۔ (ترمذی شریف)

۴ ۔ دنیا میں اس طرح رہو جیسے مسافر رہتا ہے (جامع الصغیر)

۵ ۔ مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے مسلمان محفوظ رہیں۔ بخاری

۶ ۔ ماں باپ کی ناراضگی کا وبال دنیا میں بھی آتا ہے (مشکوٰۃ شریف)

۷ ۔ غنیمت سمجھو پانچ چیزوں کو پانچ چیزیں آنے سے پہلے۔

- زندگی کو موت سے پہلے • تندرستی کو بیماری سے پہلے
- فراغت کو مشغولی سے پہلے • جوانی کو بڑھاپے سے پہلے
- مالداری کو فقر سے پہلے (جامع الصغیر)